

۸۔ الفتاوی التاتارخانیة للشیخ الإمام فريد الدين عالم بن العلاء

واذا قال السائل على الباب: السلام عليكم، لا يجب رد السلام.

۹۔ الفتاوی التاتارخانیة للشیخ الإمام فريد الدين عالم بن العلاء

فالرعية يسلمون على الأمراء و الولاة، والخصوم لا يسلمون على القضاة،

والفرق أن القاضي ما جلس للزيارة، والخصوم ماتقدموا إليه لأجل الزيارة،

والسلام تحية الزائرين فلا يسلمون عليه لهذا.

(۲)۔۔ کافر کی موت کی خبر سن کر اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے یا اپنی کسی دُنیوی یاد دینی پریشانی کی

وجہ سے "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" پڑھ لیا جائے تو جائز ہے، البتہ کافر کے لئے دعاء مغفرت جائز

نہیں۔ (ماخذہ فتاویٰ محمودیہ، ج: ۸، ص: ۳۸۶)

فتاویٰ محمودیہ (۴۸۶/۸)

کسی بھی میت کی خبر ملے یا کوئی بھی میت سامنے ملے، مسلم ہو یا غیر مسلم، اس کو دیکھ کر

اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے، جس کے بہتر الفاظ یہ ہیں "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَاجِعُونَ"۔

(۳)۔۔ اگر دعوت کرنے والے کی کل آمدنی حرام ہو اور اس کے پاس کوئی اور حلال ذریعہ آمدنی بھی نہ ہو

(مثلاً کچھ مال وراثت میں ملا ہو یا کسی سے قرض لے کر دعوت کی ہو) تو اسکے یہاں دعوت کا کھانا جائز نہیں، اور اگر

اسکی آمدنی حلال و حرام سے مخلوط ہے تو اگر اسے دعوت کرنے والے کے پاس کھانے کی قیمت کے بقدر یا اس

سے زائد حلال رقم ہونے کا علم یا غالب گمان ہو تو اسکے یہاں دعوت کا کھانا تناول کرنے کی گنجائش ہے، اور پچنا

بہتر ہے۔

۱. فقه البيوع للمفتي محمد تقي العثماني - (۱۰۰۶/۲)

أما في بيان القسم الأول، نُعبّر عن جميع العقود الباطلة فيما يأتي بالمغصوب

والذي يقبض هذا المال الحرام بالغاصب. وذلك لسهولة التعبير. ويشمل هذا

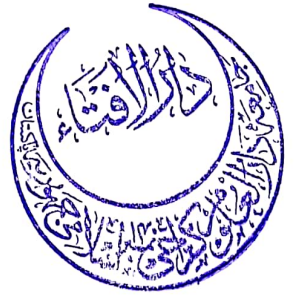
التعبير كل مالٍ حرامٍ لا يملكه المرأ في الشرع، سواءً كان غصباً أو سرقةً أو رشوةً

أو رباً في القرض، أو مأخوذاً ببيع باطل.

وإنه حرامٌ للغاصب الانتفاعُ به أو التصرفُ فيه، فيجبُ عليه أن يرُدّه إلى

مالكه، أو إلى وارثه بعد وفاته، وإن لم يُمكن ذلك لعدم معرفة المالك أو وارثه،

أولتعدّر الرّدّ عليه لسببٍ من الأسباب، وجب عليه التخلّصُ منه بتصدّقه



حصّته، جاز للآخذ الانتفاع به. أمّا إذا باع أو وهب بعد استنفاد حصّته من الحلال، فيدخل في الصّورة الثّانية الّتي كلُّ المخلوط فيها مغصوب، ولايجلّ له الانتفاع به، ولالَّذى يشتري أو يتّهب منه حتّى يؤدّي البدل إلى المغصوب منه. فأما إذا لم يعلم الآخذ منه كم حصّة الحلال في المخلوط، يعمل بغلبة الظنّ، فإن غلب على ظنّه أنّ قدر مايتعامل به حلالٌ عنده، فلا بأس بالتعامل،

٥. فقه البيوع للمفتي محمد تقي العثماني - (١٠٣٨/٢)

قال الإمام محمّد رحمه الله تعالى في كتاب الآثار: "أخبرنا أبوحنيفة، قال: حدثنا محمّد بن قيس أنّ أبا العوجاء العسّار كان صديقاً لمسروق، فكان يدعوه، فيأكل من طعامه ويشرب من شرابه، ولايسأله. " قال محمّد: وبه نأخذ، ولا بأس بذلك، ما لم يعرف خبيثاً بعينه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.....والله سبحانه وتعالى اعلم.

محمد خبيب
محمد خبيب شوكت خان

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ

۲ / جنوری / ۲۰۱۸ھ

الجواب صحیح

۱۵ / ۲ / ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

۲ / ۲ / ۱۴۳۹ھ

۱۴ / ۲ / ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
اختر محمد بن غفران

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ

۵۳ / جنوری / ۲۰۱۸ھ

